بچوں کے تعلیمی اور جسمانی حقوق اور چائلڈ لیبر: اسلامی تعلیمات کے تناظر میں ایک تحقیقی مطالعہ

The Educational and Physical Rights of Children and the Child Labor: a review in light of Islamic Perspective

محمد نعیم[1]　　　محمد صادق[2]

Abstract

This research paper deals with an important contemporary issue of Child Labor. This is a global dilemma and hundreds organizations are working to overcome this problem. The UNICEF has been specially focusing on the children physical and psychological rights. The laws have are originated to stop the child abuse and labor. The issue is given special coverage through Electronic and Print Media but besides this, the rate is rising day by day. According to a report released in 2013, about 265 million children are involved in labor. Similarly, 1 billion children were found tortured sexually. This is a critical situation of which the all the communities are passing. The condition is quite severe in backward countries. In this research paper, the educational and physical rights of child have been explained from Islamic point of view.

Key Words: Child Labor, physical, organization

زیر نظر مضمون میں عصر حاضر کے اہم مسئلے کو اجاگر کیا گیا ہے جو بچوں کے جسمانی مشقت سے متعلق ہے۔ بچے سے جسمانی مشقت لینا آج کے دور کا ایک سلگتا ہوا مسئلہ ہے جس نے ساری دنیا کو

[1] اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ عبد الولی خان

[2] ایم فل اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ عبد الولی خان

اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ سینکڑوں تنظیمیں اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے مصروف ہیں۔ یونیسیف کی تشکیل کے مقاصد میں بچوں کی جسمانی اور نفسیاتی حقوق کا تحفظ ہے۔ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر قوانین مرتب کیے گئے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے مسئلہ سے متعلق شعور بیدار کیا جارہا ہے۔ ہر سال ۱۲ جون کو چائلڈ ڈے منایا جاتا ہے جس میں بچوں سے مشقت کے مسئلے کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ ۔ لیکن اس کے باوجود کوئی ممکنہ حل نظر نہیں آتا۔ اعداد وشمار کے مطابق سب سے زیادہ چائلڈ لیبر کی شرح پسماندہ اور ترقی پذیر ممالک میں پائی گئی ہے۔ اس مضمون میں اس مسئلے کو اسلامی تعلیمات کے تناظر میں پیش کرکے ممکنہ حل تجویز کیا گیا ہے۔

چائلڈ لیبر کا مفہوم

سب سے پہلے ضروری ہے کہ چائلڈ لیبر کے مفہوم کو واضح کیا جائے اس لیے کہ چائلڈ لیبر اور چائلڈ ورک میں فرق ہے۔ اگر کوئی کام بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشو ونما اور تعلیم میں مثبت طور پر اثر انداز ہو رہا ہو تو وہ قابل اعتراض نہ ہو گا۔ اس کی مثال چھٹی کے دنوں بچے کا مختلف گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹانا، دکان پر بیٹھنا، کسی چوپائے کو چارہ ڈالنا یا باپ کے ساتھ کھیتوں میں جاکر چھوٹا موٹا کام کرنا وغیرہ ہے۔ اس طرح کے کام کسی درجے میں ضروری بھی ہیں وہ اس لیے کہ اس سے بچے کی تخلیقی صلاحیتیں ابھرتی ہیں۔ اس کے جسم سے فاسد مادے خارج ہوتے ہیں۔ اور وہ معاشرے کا ایک مفید رکن بن سکتا ہے۔

چائلڈ لیبر کا مفہوم اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"ہر وہ کام جس کے نتیجے میں بچے کی جسمانی اور ذہنی صحت متاثر ہوتی ہو اور اس کے نتیجے میں بچے کے دل میں پائے جانے والی امنگوں اور بچپن کی خوشیوں سے محرومی لازم آتی ہو چائلڈ لیبر کہلاتا ہے۔ چائلڈ لیبر کا تعین بچے کی جسمانی حالت، صلاحیت، عمر کی حد اور مشقت کی نوعیت سے ہو سکتی ہے۔[1]"

بچے کے جسم کا خیال رکھنا اور اس کی نگہداشت کرنا بچے کا ایک حق ہے۔ بچے کا جسم زیادہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتا اس لیے اس سے مشقت لینا درست نہیں۔ اسی طرح اسے سخت جسمانی سزا دینا نہ صرف اس کے جسم کے لیے نقصان دہ ہے بلکہ اس کی روح اور نفسیات بھی اس سے مجروح ہو سکتی ہے۔ شریعت میں بچوں کی سزا انتقام یا عذاب کے طور پر نہیں بلکہ دوا کے طور پر ہے اور دوا بقدر ضرورت اور بوقت ضرورت دی جاتی ہے ۔ اسی طرح ڈاکٹر کے ایک ہاتھ میں نشتر جب کہ دوسرے ہاتھ میں مرہم ہوتا ہے ۔اسلام میں بچوں پر تشدد کا کوئی تصور نہیں ہے بلکہ ایک گونہ ظلم ہے جس کی معافی قطعاً ممکن نہیں۔ چائلڈ لیبر بھی تشدد اور سزا کے زمرے میں آتا ہے۔

درج بالا تفصیلات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ بچوں سے مشقت لینا ایک تو اس وجہ سے ناجائز ہے کہ اس لیبر کے نتیجے میں بچے تعلیم جیسی نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں دوسری قباحت اس کے اندر بچے کے ناتواں جسم پر زائد بوجھ ڈالنا ہے۔ بچپن کی عمر تفریحات اور کھیل کود کا ہوتا ہے جس کے نہ ہونے کی وجہ سے ذہنی ارتقاء کی رفتار سست ہو جاتی ہے ۔اس میں وہ خدمت داخل نہیں ہو گا جو بچہ تربیت کی خاطر اپنے

والدین یا اساتذہ کا بجالاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں جس میں بچوں نے آپ ﷺ کی خدمت سرانجام دی ہے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے فرزند حضرت انسؓ کو بچپن کی عمر میں رسول اللہ ﷺ کو حوالہ کیا تھا۔ چنانچہ حضرت انسؓ خود فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ ﷺ سے کبھی سخت الفاظ سننے کو نہیں ملے۔ آپ نے اس عرصہ میں نہ صرف تربیت حاصل کی بلکہ علم کا بہت بڑا ذخیرہ بھی محفوظ کیا، چنانچہ آپ کا شمار مکثرین (زیادہ روایت کرنے والے) صحابہ میں ہوتا ہے۔

بچوں سے مشقت لیناوہ نادرست ہے جو بغرض کمائی ان سے اٹھائی جاتی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں محنت مزدوری کہتے ہیں۔ یہ مسئلہ اپنے تئیں قابل تشویش ہے لیکن اس کے اصل وجوہات تک پہنچنا بھی ضروری ہے کہ آخر تیسری دنیا میں چائلڈ لیبر کے پیچھے کون سے ایسے عوامل ہیں جن کی بناء پر اس کا گراف بلندی کی سطح چھو رہا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس مسئلہ کے پیچھے معاشرتی اور معاشی مسائل کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ اکثر خاندان ایسے ہیں جنہیں دو وقت کی روٹی بھی بآسانی میسر نہیں اور ان کی زندگی خط غربت کے نیچے گذر رہی ہے۔ مرد موجود نہیں ہیں یا اگر ہیں تو وہ کثیر عیال کی کفالت نہیں کرسکتے۔ تنخواہ اتنی معمولی ہے کہ سب بچوں کا پیٹ اس سے بھرا نہیں جاتا۔ اس لیے مجبوراً بچوں کو کام پہ لگایا جاتا ہے جس کا مشاہدہ آئے دن ہوٹلوں، اینٹ کی بھٹیوں، گاڑیوں کے اڈوں اور کباڑ خانوں پر ہو رہا ہے۔

چائلڈ لیبر کے اسباب

غربت، جہالت، دولت کی غیر منصفانہ تقسیم چائلڈ کے بنیادی اسباب ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اس مسئلہ کے حل کے لیے ان سوسائیٹیوں سے آواز اٹھائی جاتی جہاں عموماً اس طرح کے مسائل نہ ہونے کے برابر ہیں جیسا کہ یورپ اور امریکہ ہیں۔

مسئلہ دراصل ان کا نہیں ہے اس لیے کہ وہاں ریاست کے وسائل بآسانی عام شہری تک پہنچتے ہیں اور ایک عام شہری زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم نہیں ہے۔ مسئلہ اگر ہے تو وہ ہمارا ہے۔ ہمارے لیے ایک سوالیہ نشان ہے کہ کیوں کر ہمارے بچے تعلیم وتربیت کی عمر میں محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ زمانے کی گردش کا شکار کیوں ہیں؟ ان کی بچپن کی خوشیاں کھانے کمانے کی نذر کیوں ہو جاتی ہیں؟ ان کے معصوم ہاتھوں پر محنت کے نشان اور چہروں پر مایوسی اور احساس کمتری کی لہر کیوں نظر آتی ہے؟

چائلڈ لیبر کا اسلامی تناظر میں حل

ان سارے تحفظات کا حل اسلامی تعلیمات کے اندر موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں ایثار اور قربانی سے کام لیا۔ خلفاء راشدین نے عدل اور معاشی انصاف پر مبنی فلاحی ریاست کے قیام کی عملاً مثال پیش کردی۔ اور یہاں تک کہ اپنے آپ کو اس کا جواب دہ قرار دیا کہ اگر فرات کے کنارے پر کتا بھی بھوک سے مر جائے تو اس کا ذمہ دار حکمران ہوگا۔ آج بھی اگر اخلاص اور دردمندانہ احساس کے ساتھ اس معاشرتی

مسئلہ کو ملکی سطح پر اجاگر کیا گیا اور ملک کے سنجیدہ طبقات نے ایثار و قربانی اور انفاق فی سبیل اللہ کا راستہ اپنالیا تو اس مسئلہ پر قابو پانا آسان ہے۔

بچے کے بنیادی حقوق میں تعلیم و تربیت کا حق شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے اہل و عیال کی روحانی اور اخلاقی تربیت کا حکم دیا ہے۔ اور انہیں ان چیزوں سے بچانے کی تاکید کی ہے جو ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا[2]''

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔

تفسیر طبری میں اس آیت کے تحت سیدنا علیؓ کا قول نقل کیا گیا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے: "**علّموهموأدّبوهم.**[3] "انہیں علم اور ادب سکھاؤ۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

"**وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى[4]**"

اور اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کی پابندی کرو ہم تم سے روزی نہیں مانگتے روزی تو ہم تمہیں دیں گے اور اچھا انجام پرہیز گاری کا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اہل وعیال کو نماز کا حکم دینے کے ساتھ خود اس کی پابند رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔ یہ اس لیے کہ بڑے چھوٹوں کے لیے نمونہ ہوتے ہیں۔ وہ نیک کام کریں یا برا بچے ان کی تقلید اور نقالی کرتے ہیں۔ اس لیے بچوں کے سامنے کوئی غلط حرکت کرنے سے حد درجہ احتیاط ضروری ہے۔

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو وصیتیں کی ہیں وہ بلاشبہ بچوں کی فکری، اخلاقی اور معاشرتی تربیت کے لحاظ سے ایک وقیع نصاب ہے۔ ذیل میں قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ ملاحظہ ہوں:

"وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ[5]"

اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا کہ اے بیٹے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

اس آیت کریمہ میں بیٹے کے عقیدے کی اصلاح کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔

اپنے بیٹے کو نماز، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

"يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ[6]"

اے بیٹے! نماز قائم کرو اور نیک کاموں کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اور اس چیز پر صبر کرو جو تمہیں پہنچے بے شک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

یہ آیت کریمہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے متعلق ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔اسی طرح نیکی کو پھیلانے اور برائی کی روک تھام کی ہدایت دی گئی ہے ۔معاشرے کی اصلاح اور اپنے آپ کو برے اثرات سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ ارد گرد کے ماحول پر نظر رکھی جائے اور ایسے اقدار کو فروغ دی جائے جو صحت مند معاشرے کی ضامن ہوں۔

"وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ[7]"

اور اتراتے ہوئے لوگوں سے اپنا چہرانہ موڑ لیا کرو اور زمین میں تکبر کے ساتھ نہ چلو بے شک اللہ تعالیٰہر اترانے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

تکبر اور غرور ایک ناپسندیدہ فعل ہے جو ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ہاں بندے کا درجہ گھٹاتا ہے اور دوسری طرف لوگوں کی نظروں میں انسان کی حیثیت کم ہو جاتی ہے۔

"وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ[8]"

اور اپنی چال میں اعتدال لاؤ اور اپنی آواز کو پست رکھو بے شک آوازوں میں ناگوار آواز گدھے کی ہے۔

روزمرہ کے معمولات میں اعتدال اور میانہ روی کے اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے تاکہ انسانی وقار قائم رہے۔ ہر کام میں بے ضرورت جلدی کرنا اور اعتدال و توازن سے ہٹ جانے کا نتیجہ خام نکلتا ہے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو جو قیمتی نصائح پیش کیے ہیں وہ عصر حاضر میں بھی اولاد کے لیے ایک قابل عمل ضابطہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا ہے:

"مروا أولادكم بالصلاة وهم أبناء سبع سنين، واضربوهم عليها، وهم أبناء عشر وفرقوا بينهم في المضاجع[9]"

اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر تادیبی سزا دو اور ان کے بستر الگ کرو۔

یہاں ایک اور اضافہ کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ اکثر چائلڈ لیبر میں مبتلا بچے جنسی تشدد کا شکار بن جاتے ہیں۔ لہذا انھیں جنسی تشدد سے تحفظ فراہم کرنا تب ممکن ہوگا جب چائلڈ لیبر کے مسئلے پر قابو پایا جائے۔ چائلڈ ابیوز یا بچوں کے ساتھ غیر اخلاقی رویہ اختیار کرنا ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ اس کا شکار کم عمر بچے اور بچیاں بنتی ہیں۔ بچوں اور بچیوں کی سمگلنگ جس طرح محنت و مشقت اٹھانے کے لیے کی جاتی ہے اسی طرح اس میں بچوں کا جنسی استحصال بھی شامل ہوتا ہے۔ بچے کے لیے اس خطرے کا امکان ہر جگہ اور ہر کسی سے موجود رہتا ہے۔ محلہ، سکول، بازار غرض ہر مقام اس کے لیے پھنسنے کا

جال ہو سکتا ہے۔ اس حوالے سے والدین، اساتذہ، حکومتی اداروں اور ابلاغ عامہ کا فرض بنتا ہے کہ اس سماجی بگاڑ کا حل نکالیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بچوں کے ساتھ بہت محبت فرمائی ہے۔ اپنے بچوں کے علاوہ پرائے بچوں کو بھی شفقت دی ہے۔ زید بن حارثہؓ رسول اللہ ﷺ کے اتنے لاڈلے تھے کہ آپ کو زید بن محمد ﷺ کہا جاتا تھا جو بعد میں منسوخ ہوا۔ آپ ﷺ نے مخلوق پر کسی قسم کا تشدد کرنے سے منع فرمایا ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم خادما ولا امرأة قط[10]"

رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی کسی خادم یا عورت کو نہیں مارا۔

"قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِه سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ[11]"

آپ ان سے کہیے کہ "میرے پروردگار نے بے حیائی کے کام خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ہوں اور گناہ کے کام اور ناحق زیادتی اور یہ کہ تم اللہ کے شریک بناؤ جس کے لیے اس نے کوئی سند نہیں اتاری حرام کیے ہیں اور یہ کہ تم اللہ کے ذمے ایسی باتیں لگا دو جن کا تمہیں علم نہیں۔

بچے کسی قوم کے مستقبل کے معمار اور ایک قیمتی سرمایہ ہوا کرتا ہے۔ قومی وسائل افرادی قوت ایک گراں قدر اور انمول وسیلہ ہے۔ قوم کے معماروں کی خوشحالی اور فارغ البالی ایک روشن مستقبل کی ضامن ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ قیمتی سرمایہ ضائع ہو گیا

تو قوم کی ترقی کی کا گراف نیچے گرے گا۔ قومی پیش رفت کے سارے خواب ادھورے رہ جائیں گے۔ لہذا ضروری ہے کہ اس طبقہ کے تحفظ کے لیے دور رس اقدامات کیے جائیں۔ انہیں اخلاق سوز رویوں اور تشدد آمیز کاروائیوں سے محفوظ رکھنا قوم کا اجتماعی مسئلہ ہے جس سے نمٹنے کے لیے مضبوط بنیادوں پر قانون سازی کی جائے۔ اور قانون کو عملی شکل دینے میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔ اس سلسلے میں ابلاغ عامہ مثبت کردار ادا کر سکتا ہے۔ بچوں کو اس قسم کے خطرات سے بچانے کے لیے اساتذہ اور والدین کو سنجیدہ رہنا چاہیے۔ نصاب کا حصہ نہ سہی سبق کے دوران بطور نصیحت ان باتوں کو بچوں کے گوش گذار کروانا چاہیے۔ ان کے اندر ہر کسی پر اعتماد نہ کرنے کا تاثر پختہ کیا جائے۔ اسی طرح اس نوع کے مسائل سے اپنے والدین، اساتذہ یا ادارے کے سربراہ کو آگاہ کرنا چاہیے۔ والدین کو بھی بچوں کی کڑی نگرانی کرنی چاہیے اور خصوصًا ان مواضع سے دور رکھنے کو کوشش کرنی چاہیے جہاں بڑی عمر کے لڑکے اکھٹے ہوتے ہوں۔ بچوں کے اوقات اور اٹھک بیٹھک کی جگہوں کا جائزہ لینا چاہیے۔ کھیل کود میں بچے کے ہم عمر بچے شامل ہوں۔ اسی طرح کسی اجنبی شخص سے کھانے کی کوئی چیز یا پیسے وغیرہ نہیں لینے چاہیے۔

نتائج بحث

درج بالا تبصرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بچوں سے جسمانی مشقت اٹھانا ایک غیر شرعی فعل ہے۔ بچے جب تج بالغ نہ ہوں ان کا حق ہے کہ انھیں تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کیا جائے۔ چائلڈ لیبر جو کئی معاشرتی مسائل کا پیش خیمہ ہے کا حل اسلام نے پیش کیا ہے۔ اسلام کے ہاں سماجی انصاف اور ایثار و تعاون کے قیام کی تاکید کی گئی ہے۔ سماجی انصاف کا قیام حکمرانوں کی ذمہ داری ہے جب کہ ایثار و تعاون معاشرے میں بسنے والے افراد کے دائرہ اختیار میں ہے۔ ریاستی اور سماجی اداروں کی فعالیت سے چائلڈ لیبر کی عفریت سے نجات ممکن ہے

حواشی

[1] http://www.ilo.org

[2] سورۃ التحریم ٦٦: ٠٦

[3] تفسیر طبری ٢٣: ٤٩١

[4] سورۃ طٰہٰ ٢٠ : ١٣٢

[5] سورۃ لقمان ٣١: ١٣

[6] سورۃ لقمان ٣١ : ١٧

[7]سورۃ لقمان ۳۱: ۱۸

[8]ایضًا آیت:۱۹

[9]سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ حدیث:۴۹۵

[10]سنن ابی داؤد کتاب الادب حدیث:۴۷۸۶

[11]سورۃ الاعراف ۷: ۳۳